نوحہ

138

غازیِ باوفا چھن رہی ہے ردا
نہر سے لوٹ آ چھن رہی ہے ردا

مال و اسباب سب لوٹتے ہیں لعیں
جلتے خیام میں گھس رہے ہیں لعیں
حشر ہے اِک بپا چھن رہی ہے ردا

جاں سے سیدانیاں اب گزر جائیں گی
موت سے پہلے ہی ساری مر جائیں گی
ہے یہ وقتِ قضا چھن رہی ہے ردا

اِس سے پہلے کے سر رن میں ہو بے ردا
ساری سیدانیاں کر رہی ہیں دعا
موت دے اے خدا چھن رہی ہے ردا

تیرے بازو کٹے صبر میں نے کیا
سب سہارے چھنے صبر میں نے کیا
اب نہیں حوصلہ چھن رہی ہے ردا

ہر طرف اب یہاں آگ ہی آگ ہے
جاؤں آخر کہاں آگ ہی آگ ہے
ظلم اِس پر سوا چھن رہی ہے ردا

بے ردائی کا غم بھائی کیسے سہوں
تو ہی آ کر بتا میں صدا کس کو دوں
سن بہن کی بکا چھن رہی ہے ردا

مجھ سے کہتے تھے یہ میرے بابا علیؑ
ہو گی تو بے ردا اے مری لاڈلی
وقت وہ آگیا چھن رہی ہے ردا

میں تیری آس پر آئی تھی کربلا
تیرے ہوتے ہوئے کیوں چھنے گی ردا
قتل تو ہو گیا چھن رہی ہے ردا

نورؔ ہر لاش سے خوں ابلنے لگا
لاشہِ باوفا بھی تڑپنے لگا
جب یہ گونجی صدا چھن رہی ہے ردا